اَلْفَضْلِ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل

ایڈیٹر غلام نبی

قادیان دارالامان

ٹیلیفون نمبر ۹۱

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN.

یوم سہ شنبہ

جلد ۲۸ | ۲۸ ربیع الثانی ۱۳۵۹ھ | ۴ احسان ۱۳۱۹ھش | ۴ جون ۱۹۴۰ء | نمبر ۱۲۶




# حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی تقریر

## موجودہ جنگ میں برطانیہ کی کامیابی کے لئے دعا کی تحریک

۲۶ رمئی ۱۹۴۰ء بعد نماز عصر مسجد اقصیٰ میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے موجودہ جنگ میں حکومت برطانیہ کی کامیابی کے لئے دُعا کرنے سے قبل حسب ذیل تقریر فرمائی:- (ایڈیٹر)

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا

### ہمارے بادشاہ کی طرف سے

جو دُعا کا اعلان ہوا ہے۔ اس کے مطابق ہمارے عہدہ داروں نے بھی آج دُعا کا اعلان کیا ہوا تھا۔ اور اسی غرض کے لئے اس وقت احباب جمع ہیں:۔ دُنیا میں ہر ایک مذہب والا اپنے اپنے عقیدہ کے رُو سے کسی نہ کسی دن کو بابرکت سمجھتا ہے۔ چونکہ انگلستان کی حکومت عیسائی ہے۔ اس لئے اس کے نزدیک

### اتوار کا دن

مُبارک ہے۔ اور اسی وجہ سے اس نے دُعا کے لئے اس دن کا انتخاب کیا۔ اور اعلان کر دیا۔ کہ اس دن اُن کی کامیابی کے لئے دُعا کی جائے۔ اور ہم نے بھی تمام ایمپائر کے لوگوں کے ساتھ شمولیت اختیار کرنے کے لئے آج دُعا کا اعلان کر دیا لیکن

### ہمارے مذہب میں دُعا کی قبولیت کا دن

جمعہ ہے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ جمعہ کے دن ایک ساعت ایسی آتی ہے جس میں اللہ تعالےٰ سے جب کوئی بندہ دُعا کرتا ہے۔ تو وُہ ضرور قبول کر لی جاتی ہے:۔

پس میرا منشا ہے۔ کہ ہم اس دُعا کے حقیقی پہلو کو اس طرح پورا کریں۔ کہ علاوہ آج کے دن دُعا کرنے کے کسی جمعہ کو بھی

### حکومت برطانیہ کی کامیابی کیلئے دُعا

کر دیں۔ شائد اس طرح وُہ ساعت جو قبولیت دُعا کے لئے مقرر ہے۔ ہماری دُعاؤں کے ساتھ مل جائے۔ اور اللہ تعالےٰ اس کے نیک نتائج پیدا کرے:۔

پس گو ہم آج بھی جمع ہو گئے ہیں اور ہم دُعا بھی کریں گے۔ لیکن ہمارے مذہب نے جس دن کو مبارک اور تمام دنوں سے زیادہ پسندیدہ اور مقبول قرار دیا ہے۔ ہماری حقیقی خدمت اور ہماری حقیقی ہمدردی اور خیر خواہی وُہی ہوگی جب ہم اُس دن بھی ان کی کامیابی کے لئے دُعا کریں گے:۔

اس میں کوئی شُبہ نہیں۔ کہ آج برطانوی ایمپائر پر بلکہ برطانوی ایمپائر ہی کیا۔ تمام دُنیا پر۔ اور اُس تمام مہذب نقطۂ نگاہ پر جو گذشتہ صدیوں کے اثرات کے نتیجہ میں پیدا ہوا ہے

### نہایت خطرناک حملہ

ہوا ہے۔ اور اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ یہ جنگ اگر اتحادیوں کے خلاف پڑے۔ تو دُنیا میں ایسے خطرناک تغیرات رونما ہو جائیں گے۔ کہ نہ مذاہب کے لئے امن باقی رہے گا۔ اور نہ قوموں کے لئے امن باقی رہے گا۔ اور سینکڑوں سال کے لئے لوگ ویسی ہی غلامی اختیار کرنے پر مجبور ہو جائیں گے۔ جیسے چوہڑے اور چمار ایک عرصۂ دراز تک آریوں کے غلام رہے ہیں۔ اور اس میں بھی کوئی شبہ نہیں۔ کہ جہاں تک ظاہری حالات کا تعلق ہے۔

### اتحادیوں نے

اپنی غفلت اور سستی اور کبر اور خود پسندی کی وجہ سے اُن سامانوں کے جمع کرنے میں بہت ہی سستی دکھائی ہے۔ جن سامانوں کا جنگ کے لئے جمع کرنا ضروری تھا۔ اور ان کی اس سستی غفلت اور میں کہوں گا۔ کہ تکبر کا یہ ثبوت ہے کہ گذشتہ چھ ماہ ہمارے سیاستدان اس دعوے کے اعلان میں لگے رہے ہے۔ کہ ہمارے پاس سامان بہت ہے۔

اور ہم جرمن کو بھوکا مار سکتے ہیں۔ مگر آج حالات ایسا رنگ اختیار کر گئے ہیں۔ کہ خود انگلستان بھوکا مرنے کے خطرہ میں گرفتار ہے۔ مگر جرمن کے لئے بھوکا مرنے کا کوئی خطرہ نہیں۔ انہوں نے اپنے سامانوں پر گھمنڈ کیا۔ اور بجائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی طاقتوں سے فائدہ اٹھاتے

### غفلت اور سستی میں

پڑے رہے۔ بلکہ ہندوستان میں تو اب تک غفلت اور سستی سے کام لیا جا رہا ہے۔ اچھا سپاہی دو سال میں تیار ہوا کرتا ہے۔ لیکن ابھی تک ہندوستان میں یہی سوچا جا رہا ہے۔ کہ ہمیں اس جنگ کے مقابلہ کے لئے کیا کرنا چاہیئے۔ حالانکہ وہ جس دن اپنی کوششوں کا آغاز کرینگے اس سال دو سال بعد انہیں اپنے ملک کی حفاظت کے لئے اچھے سپاہی مل سکیں گے۔ اس سے پہلے نہیں۔ پس نہ معلوم وہ کس دن کا انتظار کر رہے ہیں۔ آیا اس دن کا جب دشمن ان پر حملہ کر دے گا۔ اور کیا جس دن دشمن حملہ کرے گا۔ اس دن انہیں وہ تیاری کے لئے مہلت بھی دے دیگا؟ تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان لوگوں پر کچھ ایسی غفلت طاری ہو گئی۔ کہ یہ سامان جنگ تیار نہ کر سکے۔ اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے ان کو بتا دیا۔ کہ محض دنیوی سامانوں پر بھروسہ انسان کے کام نہیں آ سکتا۔ چنانچہ آج بڑے کیا اور چھوٹے کیا بادشاہ کیا اور وزراء کیا۔

### سب کہہ رہے ہیں کہ دُعائیں کرو

کیونکہ دعاؤں کے بغیر کامیابی مشکل ہے۔ فرانس کے وزیر اعظم نے تو یہاں تک کہہ دیا ہے۔ کہ بعض لوگ کہتے ہیں۔ فرانس کو اب معجزہ کے سوا کوئی چیز نہیں بچا سکتی۔ پھر انہوں نے کہا اگر یہی بات ہے تو میں معجزوں پر بھی ایمان رکھتا ہوں۔ یعنی اگر یہی صورت ہو۔ تب بھی میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ فرانس کامیاب ہوگا۔ ہم کہتے ہیں بہت اچھا وہ یقین رکھیں اور معجزات پر ہر شخص کو یقین رکھنا بھی چاہیئے لیکن سوال یہ ہے۔ کہ معجزے دیکھنے کے

لئے بھی خدا تعالیٰ کی طرف کسی قسم کی توجہ کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔ اگر وہ توجہ پیدا ہو جائے۔ تو خدا تعالیٰ بے شک معجزے دکھا دیتا ہے۔ لیکن اگر اس کی طرف توجہ پیدا نہ ہو تو معجزات بھی ظاہر نہیں ہوتے۔ مگر ان کی حالت یہ ہے کہ وہ

### ایک کمزور اور عاجز انسان کو خدائی کے تخت پر

بٹھائے ہوئے ہیں۔ اور واحد اور قادر و مقتدر خدا کی طرف ان کی کوئی توجہ نہیں۔ اگر وہ اس شرک کو مٹا دیں۔ اور خدائے واحد کی طرف صدق دل کے ساتھ توجہ کریں۔ تو میں یقین رکھتا ہوں کہ آسمان سے فرشتے اتر کر ان کی مدد کریں۔ لیکن جبکہ دُعا کرتے وقت بھی ایک انسان کی طرف ہی بار بار نظر اٹھ رہی ہو۔ تو خدا کی برکتیں کس طرح نازل ہوں۔ خدا تعالیٰ سے تو ان کا یہ سلوک ہے۔ کہ وہ اس کی جائز حکومت سے اسے محروم کر رہے ہیں۔ اور اپنے متعلق یہ خواہش رکھتے ہیں۔ کہ ان کی حکومت ان کے پاس ہی رہے۔ یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ یہ

### خدا کی حکومت خدا کو دیں

پھر دیکھ لیں۔ کہ جرمن کے ٹینک اور اس کے ہوائی جہاز آپ ہی آپ اڑ جاتے ہیں یا نہیں۔ اور خدا تعالیٰ کا قہر اسے کس طرح جلا کر راکھ کر دیتا ہے۔ بہر حال اللہ تعالیٰ نے اب تک ان سے اچھا سلوک کیا ہے۔ یہ پہلے بھی مشرک تھے۔ یہ پہلے بھی ایک انسان کو خدا تسلیم کرتے تھے۔ مگر پھر بھی خدا تعالیٰ نے ان کو حکومت دی۔ اور باوجود اس کے کہ انہوں نے خدا تعالیٰ کو اس کے تخت سے اتار کر ایک عاجز انسان کو اس کی جگہ بٹھایا۔ خدا تعالیٰ انہیں دنیا میں ترقی دیتا رہا۔ اور ابھی ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ اسلام اور احمدیت اور دنیا کے فوائد اس بات کے متقاضی ہیں کہ ان کو اور مہلت مل جائے۔ کیونکہ بہر حال جہاں تک ہماری نظر جاتی ہے ہم نہیں کہہ سکتے۔ اللہ تعالیٰ حالات

کو بہتر جانتا ہے۔ ممکن ہے خدا تعالیٰ کسی وقت جرمن والوں کے قلوب کو ہی درست کر کے انہیں نیک بادشاہ بنا دے۔ لیکن اس وقت تک کا جو تجربہ ہے۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ جرمنی کی حکومت کے ماتحت اس کی غیر ملکی رعایا سکھی نہیں۔) انگریز ان لوگوں میں سے ہیں۔ جو

### اپنی رعایا سے بہتر سلوک

کرتے ہیں۔ ابھی گذشتہ دنوں ایک کانگرسی اخبار نے ایک مضمون لکھا ہے جس میں اس نے کہا ہے کہ اب وقت نہیں رہا۔ کہ کانگرس برطانیہ کی مخالفت کرے۔ کیونکہ اسے یاد رکھنا چاہیئے کہ اس کی طاقت انگریزی یونٹ کی حفاظت تلے ہے۔ یہ ایک ایسا اعتراف ہے جو خود دشمن نے کیا۔ اور کہتے ہیں الفضل ما شهدت به الاعداء ایک کانگرسی اخبار کا یہ کہنا کہ کانگرس کی طاقت انگریزوں کے یونٹس کی حفاظت کے سبب سے ہے۔ بتاتا ہے۔ کہ انگریزوں کا سلوک اپنی رعایا سے دوسری قوموں کے مقابلہ میں بہت بہتر ہے۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان دنوں برطانیہ پر جو ابتلاء آیا ہوا ہے اس کے متعلق چاہے ہنسیں چاہے ٹھٹھا اور مذاق کریں۔ چاہے ہمیں پاگل اور مجنون سمجھیں۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ یہ ان

### اہول کا نتیجہ

ہے۔ جو ۳۴ء ۳۵ء اور ۳۶ء میں ہمارے دلوں سے بلند ہوئیں۔ میرے اس وقت کے خطبات چھپے ہوئے موجود ہیں۔ ان کو نکال کر پڑھ لیا جائے میں نے متواتر ان خطبات میں کہا ہے کہ انگریز یہ مت خیال کریں۔ کہ ان کے پاس توپیں فوجیں ہوائی جہاز اور بم ہیں۔ کیونکہ جس خدا پر ہمارا انحصار ہے۔ اس کے مقابلہ میں ان چیزوں کی کوئی حیثیت نہیں۔ انہوں نے اس وقت میری اس آواز پر کان نہ دھرا۔ اور کہا اس کی کیا حیثیت ہے۔ یہ

### ایک چھوٹی سی جماعت کا فرد

ہے۔ جسے جب چاہیں ہم تباہ کر سکتے ہیں۔ اور جب چاہیں مار سکتے ہیں۔ اور یہ نہ سمجھا۔ کہ خدائی مذہب انسانوں کے قید ہونے یا انسانوں کے مارے جانے کے ساتھ تعلق نہیں رکھتے۔ انسان مارے جاتے ہیں۔ حتیٰ کہ بعض انبیاء بھی شہید ہوئے۔ انسان قید ہوتے ہیں حتیٰ کہ بعض انبیاء بھی قید ہوئے۔ انسان اپنے گھروں سے نکالے جاتے ہیں۔ حتیٰ کہ سید الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم بھی اپنے گھر سے نکالے گئے۔ مگر خدا تعالیٰ کی باتیں دنیا سے کبھی مٹ نہیں سکتیں۔ حکومتیں مٹا دی جاتی ہیں۔ سلطنتیں تباہ کر دی جاتی ہیں مگر

## مدینۃ المسیح

قادیان ۲ ؍ احسان ۱۳۱۹ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے متعلق ساڑھے نو بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کو سر درد کی شکائت ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا کریں۔

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کو شام کے وقت ضعف کی شکائت ہو گئی۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

حرم رابع حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اب خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

آج صبح تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہال میں مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب کشتی نوح کا امتحان ہوا۔ جس میں قادیان کے ۱۳۲ اصحاب شریک ہوئے۔

آج سیرا لیون سے مولوی نذیر احمد صاحب کا تار موصول ہوا ہے۔ کہ مولوی محمد صدیق صاحب مجاہد تحریک جدید سخت بیمار ہیں۔ احباب اس مخلص احمدی نوجوان کے لئے خاص طور پر دعا کریں۔

## خدا تعالےٰ کا قول دنیا سے کبھی محو نہیں ہوتا

مجھے چودھری ظفر اللہ خان صاحب کی یہ بات بہت ہی پیاری معلوم ہوتی ہے جو انہوں نے لارڈ ولنگڈن سے ۱۹۳۵ء کی گرمیوں میں کہی۔ جبکہ وُہ ہندوستان کے وائسرائے تھے۔ انہوں نے کہا۔ کہ سرایمرسن اپنے آپ کو بہت دُور اندیش خیال کرتے ہیں۔ وُہ سمجھتے ہیں۔ کہ احمدیہ جماعت بوجہ اپنی تنظیم کے اور ایک امام کے تابع ہونے کے برطانوی حکومت کے لئے ایک ممکن خطرہ ہے۔ اور اس خیال سے وُہ احمدیہ جماعت کو تباہ کرنا چاہتے ہیں لیکن وُہ تاریخ سے قطعاً ناواقف معلوم ہوتے ہیں۔ یا کم سے کم انہوں نے تاریخ کا صحیح طور پر مطالعہ نہیں کیا۔ کیونکہ اگر وُہ ایسا کرتے۔ تو انہیں معلوم ہو جاتا۔ کہ جب کبھی کسی شاہنشاہیت نے کسی مذہب سے ٹکر لگائی ہے ہمیشہ نتیجہ یہ نکلا ہے۔ کہ وُہ ایمپائر تباہ ہو گئی ہے۔ مگر مذہب تباہ نہیں ہوا۔ اور سچی بات یہی ہے۔ کہ ایمپائرز جب مذاہب سے ٹکراتی ہیں۔ وُہ مٹ جاتی ہیں۔ مگر خدا تعالےٰ کا قائم کیا ہوا کوئی مذہب آج تک دُنیا سے نہیں مٹا۔ اور نہ مٹ سکتا ہے۔ لیکن اس میں بھی کوئی شبہ نہیں۔ کہ ہمارے ساتھ جو کچھ کیا۔ وُہ

### بعض مقامی افسروں نے کیا

تھا۔ حکومت برطانیہ اس کی بے شک بالواسطہ ذمہ وار تھی۔ مگر بلا واسطہ ذمہ وار نہیں تھی۔ اور اس وجہ سے ضروری ہے۔ کہ ہم حالات کو صحیح طور پر سمجھیں۔

جب جرمنی کے مقابلہ میں اتحادی فوجوں کو ناروے میں پہلی شکست ہوئی تو اس وقت میں کراچی میں تھا۔ مجھ پر اس خبر کا اتنا گہرا اثر ہوا۔ کہ رات کو میری نیند اُڑ گئی۔ اور بے چینی اور اضطراب کی حالت میں میں نے

### اتحادیوں کی کامیابی کیلئے دُعا

کرنی شروع کر دی۔ اور گھنٹوں دُعا کرتا رہا۔ جب صبح ہونے کے قریب ہوئی۔ تو اس وقت مجھے الہام ہوا ؎

ہم الزام ان کو دیتے تھے قصور اپنا نکل آیا

میں نے بعد میں سوچا۔ کہ اس کا کیا مفہوم ہے۔ تو اس کا مطلب میری سمجھ میں یہ آیا۔ کہ ابھی دو چار سال پہلے تو بہت سے احمدیوں کے دلوں سے حکومت کے خلاف آہیں نکل رہی تھیں اور اب ان کی کامیابی کے لئے دُعائیں کر رہے ہو۔ گویا اللہ تعالےٰ نے سمجھایا۔ کہ ہماری جماعت کی طرف سے اس موقعہ پر جو بد دُعائیں کی گئی تھیں وُہ ضرورت سے زیادہ تھیں۔ اور اس میں توازن کو ملحوظ نہیں رکھا گیا تھا۔ یعنی یہ نہیں دیکھا گیا۔ کہ ظلم کتنا ہے اور آہیں کتنی بلند ہو رہی ہیں۔ اور نہ یہ سوچا گیا۔ کہ اگر یہ حکومت تہ و بالا ہو گئی۔ تو اس کے بعد جو آئے گا۔ وُہ کیسا ہو گا۔ اچھا ہو گا۔ یا بُرا۔ پس اللہ تعالےٰ نے فرمایا ؎

ہم الزام ان کو دیتے تھے قصور اپنا نکل آیا

کہ الزام تو اُن پر دیا جاتا تھا۔ مگر اب قصور خود جماعت کا نکل آیا۔ کیونکہ گو انگریز حکام الزام کے نیچے تھے۔ مگر اُن کا جُرم اتنا نہ تھا۔ کہ اس کے نتیجہ میں اس قدر آہیں تمہارے دلوں سے نکلتیں جس قدر نکلیں۔ اور اس قدر بد دُعائیں کی جاتیں جس قدر بد دُعائیں کی گئیں۔

تو اللہ تعالےٰ نے مجھے اس

### الہام کے ذریعہ

یہ سبق دیا ہے۔ کہ ہر بات میں توازن کو ملحوظ رکھنا چاہیئے۔ میں تو اس وقت بھی جماعت کو روکتا تھا۔ اور بار بار کہتا تھا۔ کہ یہ جھگڑا چند مقامی افسروں سے ہے۔ حکومت برطانیہ سے اس جھگڑے کا کوئی تعلق نہیں۔ اسی وجہ سے اللہ تعالےٰ کے فضل سے اس بارہ میں مَیں مجرم نہیں۔ مگر ذاتی طور پر مجھے معلوم ہے۔ کہ جماعت کے بعض دوستوں نے انگریزوں کے خلاف بڑی بڑی بد دُعائیں کی ہیں۔

پس اب اللہ تعالےٰ نے یہ حالات پیدا کر کے ہمیں ہی مجبور کیا۔ کہ ہم ان کی کامیابی کے لئے دُعائیں کریں۔ کیونکہ وُہ خطرہ جو آنے والا ہے بہت زیادہ سخت ہے۔

### انگریزوں کی مثال

درحقیقت ایسی ہی ہے۔ جیسے قرآن کریم میں آتا ہے۔ کہ دو یتیم بچوں کا خزانہ ایک دیوار کے نیچے دبا ہوا تھا۔ ایک مدت کے بعد وہ دیوار بوسیدہ ہو کر گرنے کے قریب ہو گئی۔ اب بظاہر دیوار کا گر جانا مفید تھا۔ کیونکہ اس کے گر جانے سے خزانہ نکل سکتا تھا۔ مگر حضرت موسےٰ اور ان کے ساتھی نے جب اس دیوار کو گرتے دیکھا۔ تو پھر بنا دیا۔ اب دیوار کو دوبارہ کھڑا کر دینے کے معنے یہ تھے۔ کہ وُہ خزانہ پھر دب جائے۔ اور ظاہر نہ ہونے پائے۔ مگر حضرت موسےٰ اور ان کے ساتھی نے دیوار بنا دی۔ اور خزانہ کو پوشیدہ کر دیا۔ کیونکہ جیسا کہ قرآن کریم سے ہی معلوم ہوتا ہے۔ اس دیوار کے بنانے میں حکمت یہ تھی۔ کہ اللہ تعالےٰ چاہتا تھا۔ وُہ خزانہ قبل از وقت ننگا نہ ہو جائے۔ بلکہ اس وقت تک دبا رہے۔ جب تک لڑکے اپنی جوانی کو نہیں پہونچتے۔ تاکہ جب وُہ جوان ہو جائیں۔ تو وُہی اس خزانہ پر قابض ہوں۔ کوئی دُوسرا اس پر قبضہ نہ جما لے۔

اسی طرح بظاہر حالات ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ انگریز اور فرانسیسی وُہ دیوار ہیں۔ جس کے نیچے

### احمدیت کی حکومت

کا خزانہ مدفون ہے۔ اور خدا تعالےٰ چاہتا ہے۔ کہ یہ دیوار اُس وقت تک قائم رہے۔ جب تک خزانہ کے اصل حقدار جوان نہیں ہو جاتے ابھی احمدیت چونکہ بالغ نہیں ہوئی اور بالغ نہ ہونے کی وجہ سے وُہ اس

### خزانہ پر قبضہ

نہیں کر سکتی۔ اس لئے اگر اس وقت یہ دیوار گر جائے۔ تو نتیجہ یہ ہو گا۔ کہ دوسرے لوگ اس پر قبضہ جما لیں گے۔

پس اللہ تعالےٰ چاہتا ہے۔ کہ ہم پھر ایسی دیوار کو بنا دیں۔ تا جب احمدیت اپنی بلوغت کاملہ کو پہونچ جائے تو اس وقت وُہ اس خزانہ کو سنبھال لے۔ دُنیا داروں کی نگاہ میں بے شک یہ عجیب بات ہے۔ مگر جو بات خدا تعالےٰ کے حضور مقدر ہے۔ وُہ عجیب نہیں۔ اور وُہی طبعی۔ اور حقیقی فیصلہ ہے۔

پس اس وقت

### اتحادیوں کا ضعف

احمدیت اور اسلام کے لئے بظاہر خطرناک ہے۔ یوں اللہ تعالےٰ چاہے تو دلوں کو بدل بھی سکتا ہے۔ ہلاکو خان نے بغداد کو فتح کیا تھا۔ مگر اسی کی اولاد بعد میں مسلمان ہو گئی۔ اسی طرح کیا تعجب ہے۔ کہ ہٹلر پہلے دُنیا کو فتح کرے۔ اور پھر اللہ تعالےٰ اُسے مسلمان بنا دے۔ لیکن مومن کا انحصار خیالی باتوں پر نہیں ہوتا۔ بلکہ ظاہری حالات پر ہوتا ہے۔ باقی اگر خدا تعالےٰ ہمیں بتا دے۔ کہ تمہارا اسی میں فائدہ ہے۔ تو ہم انگریزوں اور فرانسیسیوں کی ذرہ بھی پروا نہ کریں۔ مگر اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہمیں کوئی ایسا علم نہیں دیا گیا۔ اور ظاہری حالات کے رُو سے اس وقت

### اسلام اور احمدیت کا فائدہ

انگریزوں کی فتح میں ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی دعا کی ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ جنگ میں انگریزوں کو فتح دے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سنت کی اتباع میں اور اس وجہ سے کہ جہاں تک ہماری عقل کام کرتی ہے۔ ہمیں انگریزوں کی فتح میں ہی فائدہ دکھائی دیتا ہے ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم انگریزوں کی کامیابی کے لئے دُعا کریں۔

مجھے خدا تعالےٰ نے

**اس جنگ کے متعلق بہت سی باتیں**

بتائی ہیں۔ اور تواتر اور تسلسل کے ساتھ گذشتہ پچھلے چھ ماہ میں اس جنگ کے حالات مجھ پر ظاہر کئے ہیں۔ اور میں دیکھ رہا ہوں کہ اب وہ باتیں پوری ہو رہی ہیں بعض باتیں چونکہ ایسی ہوتی ہیں۔ جن کا قبل از وقت شائع کرنا مناسب نہیں ہوتا۔ اس لئے میں نے چند دوستوں کو وہ خوابیں سنا دی ہیں۔ تاکہ وقت پر وہ ان خوابوں کے پورا ہونے کے گواہ رہیں ؛

اب بھی میں سفر سے واپسی پر ریل میں آ رہا تھا۔ کہ میں نے پھر دُعا کرنی شروع کر دی۔ دُعا کرتے کرتے چند سیکنڈ کے لئے غنودگی کا ایک جھٹکا آیا۔ جیسا کہ الہام کے وقت غنودگی آتی ہے۔ کشفی حالت میں ایک بادشاہ میرے سامنے سے گذارا گیا۔ پھر

**الہام ہوُا**

ایب ڈی کیٹڈ Abdicated Abdicated

مَیں اس کی تعبیر یہ سمجھتا ہوں۔ کہ یا تو کوئی بادشاہ ہے جو اس جنگ میں معزول کیا جائے گا۔ یا کسی معزول بادشاہ کے ذریعہ اللہ تعالےٰ دوبارہ دنیا میں کوئی تغیر پیدا کرے گا۔

اسی طرح انگلستان پر جرمن حملہ کی اللہ تعالےٰ نے مجھے قبل از وقت خبر دے دی تھی۔ یہ عجیب بات ہے کہ آج حکومت برطانیہ کے وزراء یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ وُہ اس سے پہلے

**انگلستان پر حملہ**

بالکل ناممکن سمجھتے تھے۔ لیکن اللہ تعالےٰ نے کئی ماہ پہلے مجھے یہ خبر دے دی تھی۔ چنانچہ ابھی انگلستان پر حملے کا کسی کو وہم و گمان بھی نہ تھا۔ کہ مَیں نے رؤیا میں دیکھا انگلستان ایسے خطرہ میں گھر گیا ہے۔ کہ قریب ہے وُہ جرمن کا غلام ملک ہو جائے۔ اور اس نے اس خطرہ کی حالت میں بعض دوسرے ملکوں سے امداد کی درخواست کی ہے۔ ان دنوں میں دھرم سالہ میں تھا۔ اور ابھی جنگ شروع بھی نہیں ہوئی تھی۔ عزیزم مظفر احمد بھی ان دنوں وہیں تھے۔ اور مَیں نے انہیں اور بعض دوسرے دوستوں کو یہ خواب سنا دی تھی۔ غالباً جولائی یا اگست کے مہینہ کی یہ بات ہے۔ اور ستمبر میں لڑائی شروع ہوئی ؛

تو اللہ تعالےٰ نے ان اُمور کے متعلق مجھ پر بہت سے انکشافات کئے ہیں۔ لیکن ان کی تشریحات مَیں مناسب نہیں سمجھتا۔ مگر باوجود ان تمام باتوں کے میرا قلب محسوس کرتا ہے کہ

**انگلستان کی بھلائی میں ہماری بھلائی ہے**

کیونکہ رؤیا میں میں نے جب بھی انگلستان کو مشکلات میں مبتلا دیکھا ہے۔ مَیں نے یہی کوشش کی ہے۔ کہ انگریزوں کے علاقہ میں چلا جاؤں۔ پس میں سمجھتا ہوں۔ اس قوم سے ابھی ہماری قوم کے فوائد وابستہ ہیں۔ اور اس لحاظ سے ان کی فتح ہی ہمارے لئے مفید ہے اور مجھے تو یقین کامل ہے۔ کہ اگر یہ سچے طور پر توحید کا اقرار کر کے

**مجھ سے دُعا کی درخواست کریں**

تو اللہ تعالےٰ ان کی فتح کے سامان پیدا کر دے گا۔ لیکن ابھی انہیں اپنی طاقت پر بہت گھمنڈ ہے۔ اور ان کے لئے یہ ماننا سخت مشکل ہے۔ کہ قادیان میں بیٹھے ہوئے ایک آدمی کی دُعا سے ہٹلر کی فوجیں بھاگ سکتی ہیں۔ تاہم ان کی کامیابی کے لئے ہم دُعا ہی کرتے ہیں۔ گو یہ دُعا ویسی نہیں ہو سکتی۔ جیسی وُہ دعا جس کے لئے وہ خود درخواست کریں۔ کیونکہ موجودہ صورت تو ایسی ہے جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ گویا انہیں ہماری دُعاؤں کی احتیاج نہیں لیکن اگر وُہ توحید کا اقرار کر کے ہم سے دُعا کی درخواست کریں۔ تو پھر وہ دُعا ایسی ہی ہوگی جیسے

**دعائے مباہلہ**

ہوتی ہے۔ اور جو سیدھی اپنے نشانہ پر پہونچتی ہے۔ اگر وُہ ایسا کریں تو یقیناً ان کی تکلیف کے دن دُور ہو سکتے ہیں۔

ان مختصر نصائح کے بعد مَیں دُعا کرتا ہوں۔ دوستوں کو بھی چاہیئے۔ کہ وُہ اس دُعا میں شامل ہوں۔ اور وُہ یاد رکھیں کہ اس وقت انگریزوں یا فرانسیسیوں کا سوال نہیں۔ بلکہ جہاں تک ہمارا علم ہے۔ اور جہاں تک ہماری عقل کام کرتی ہے۔

**اسلام اور احمدیت کی تبلیغ کی آزادی**

حریت ضمیر اور حریت عمل کا سوال ہے پس نہایت ہی درد اور کرب کے ساتھ دُعا کرو۔ اس شخص سے بھی زیادہ درد اور کرب کے ساتھ جس کا بیٹا یا باپ یا بھائی یا کوئی اور عزیز رشتہ دار مر رہا ہو۔ اور وُہ اللہ تعالےٰ سے دُعا مانگ رہا ہو۔ جو درد ایسے شخص کے دل میں پیدا ہوتا ہے۔ اس سے بھی زیادہ درد اس وقت تمہارے دل میں پیدا ہونا چاہیئے۔ اور اسی درد اور کرب کے ساتھ تمہیں دُعا کرنی چاہیئے کیونکہ معاملہ معمولی نہیں بلکہ بہت ہی خطرناک ہے ؛

اس کے بعد حضور نے حاضرین سمیت لمبی دُعا فرمائی ؛

---

# مضافات قادیان میں تبلیغ احمدیت

## ۱۸ دن میں ۱۸۵ افراد احمدیت میں داخل ہوئے

گذشتہ ریکارڈ کے ملاحظہ سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ضلع گورداسپور میں از یکم شہادت لغایت ۱۸ شہادت ۱۳۱۹ ہش مطابق یکم اپریل لغایت ۱۸ اپریل ۱۹۴۰ء ۱۸۵ نفوس سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے ہیں۔ ان بیعت کنندگان میں زیادہ تعداد موضع اٹھوال اور موضع دیجوان کی ہے۔ اس کے علاوہ علاقہ چھیر وچھی اور علاقہ جاگووال میں بھی لوگوں نے بیعت کی ہے۔ ۱۸ دن کے قلیل عرصہ میں ۱۸۵ آدمیوں کا احمدی ہونا نہایت خوشی کی بات ہے۔ اس تبلیغ کی ایک خصوصیت یہ ہے۔ کہ نئے نئے علاقوں اور نئے دیہات میں جماعتیں قائم کی جا رہی ہیں۔ چنانچہ ۱۸ شہادت کے بعد اس وقت تک پانچ نئے اور اپنے لحاظ سے اہم دیہات میں جماعتیں قائم ہو چکی ہیں۔ اس عرصہ میں صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے مقامی تبلیغ میں خاص کر مدد فرمائی ہے۔ اور گذشتہ ایام کی غیر معمولی ترقی میں ان کے کام کا بڑا حصہ ہے۔ اللہ تعالےٰ ان کو جزائے خیر دے۔

خاکسار:۔ فتح محمد سیال

---

# امیر غیر مبایعین کے عقائد میں انقلابِ عظیم

## امتِ محمدیہ میں نبی پیدا ہونے کا اقرار اور پھر انکار

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اشتہار ایک غلطی کے ازالہ کے حاشیہ میں فراتے ہیں۔

"یہ ضرور یاد رکھو کہ اس امت کے لئے وعدہ ہے۔ کہ وہ ہر ایک ایسے انعام پائے گی جو پہلے نبی اور صدیق پا چکے۔ منجملہ ان انعامات کے وہ نبوتیں اور وہ پیشگوئیاں ہیں۔ جن کے رو سے انبیاء علیہم السلام نبی کہلاتے رہے لیکن قرآن شریف بجز نبی یا رسول ہونے کے دوسروں پر علوم غیب کا دروازہ بند کرتا ہے جیساکہ آیت لایظھر علٰی غیبہٖ احدًا الا من ارتضٰی من رسول سے ظاہر ہے۔ پس مصفٰے غیب پانے کے لئے نبی ہونا ضروری ہوا۔ اور آیت انعمت علیھم گواہی دیتی ہے۔ کہ اس مصفٰے غیب سے یہ امت محروم نہیں۔ اور مصفٰے غیب حسب منطوق آیت نبوت اور رسالت کو چاہتا ہے۔ اور وہ طریق براہ راست بند ہے۔ اس لئے ماننا پڑتا ہے۔ کہ اس موہبت کے لئے محض بروز ظلیت اور فنافی الرسول کا دروازہ کھلا ہے"۔

اس حوالہ سے ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نزدیک حسب منطوق آیت لایظھر علٰی غیبہٖ احدًا الا من ارتضٰی من رسول مصفٰے غیب نبوت اور رسالت کو چاہتا ہے۔ اور ایسے کمال پانے والے کے لئے نبی ہونا ضروری ہے۔ اور پھر آپ آیت اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم کی بنا پر فرماتے ہیں۔ کہ اس مصفٰے غیب سے جس کے لئے نبی ہونا ضروری ہے یہ امت محروم نہیں۔ یعنی اس آیت کے ماتحت اس امت میں نبی آسکتے ہیں۔ ہاں آپ کے نزدیک یہ نبوت کی موہبت اب براہ راست نہیں مل سکتی۔ بلکہ یہ موہبت نبوت جس دروازہ سے مل سکتی ہے۔ وہ ظلیت اور فنافی الرسول کا دروازہ ہے۔ گویا حضور کے نزدیک فنافی الرسول کا مقام انتہائی کمال کا مقام نہیں۔ بلکہ انتہائی کمال کی منزل کا وہ صرف دروازہ ہے۔ اس دروازہ سے ہی وہ نبوت کی موہبت مل سکتی ہے۔ جو پہلے نبیوں کو براہ راست ملا کرتی تھی۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نزدیک آیت انعمت علیھم کے رو سے بالواسطہ نبوت مل سکتی ہے۔ اور اس امت میں بالواسطہ نبی ہو سکتا ہے۔

### مولوی محمد علی صاحب کا پرانا عقیدہ

یہی عقیدہ قادیان چھوڑنے سے پہلے جناب مولوی محمد علی صاحب کا تھا۔ جناب مولوی صاحب الحکم ۲۲ جلد ۱۲ مجریہ ۸ جولائی ۱۹۰۸ء میں فرماتے ہیں:-

"ہمیں بھی اس وسیع دعاء کرنے کا حکم ہے اھدنا الصراط المستقیم۔ اور اس کی قبولیت بھی یقینی ہے۔ کیونکہ خداوند اگر وہ مدارج جو منعم علیہ لوگوں کو ملے کسی دوسرے گروہ کو دے سکتا ہی نہیں تھا۔ تو ہمیں یہ دعاء سکھانے کے کیا معنے؟ مخالف خواہ کوئی معنے کرے۔ مگر ہم تو اسی پر قائم ہیں۔ کہ خدا نبی پیدا کر سکتا ہے۔ صدیق بنا سکتا ہے۔ اور شہداء اور صالح کا مرتبہ عطا کر سکتا ہے۔ مگر چاہیئے مانگنے والا"۔

جناب مولوی صاحب کی اس تحریر سے ظاہر ہے۔ کہ آپ کا جولائی ۱۹۰۸ء میں یہ عقیدہ تھا کہ اھدنا الصراط المستقیم کی دعاء کے ماتحت خدا امتِ محمدیہ میں نبی پیدا کر سکتا ہے۔ اور جناب مولوی صاحب مخالفین کے معنوں کو رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ خدا نبی پیدا کر سکتا ہے۔ صدیق بنا سکتا ہے اور شہداء اور صالح کا مرتبہ عطا کر سکتا ہے اور نہایت صفائی سے کہتے ہیں۔ کہ اگر وہ مدارج جو پہلے منعم علیہ لوگوں کو ملے اب مل نہیں سکتے۔ تو اس دعاء کے سکھانے کے کوئی معنی نہیں رہتے۔ آپ کے نزدیک یہ سب مراتب امت محمدیہ کو مل سکتے ہیں۔ صرف مانگنے والا چاہیئے۔

### مولوی محمد علی صاحب کا نیا خیال

لیکن قادیان چھوڑنے پر جناب مولوی صاحب پر انقلاب کا زمانہ آتا ہے۔ اور آپ صاف پلٹا کھا کر مخالفوں کے معنوں کو تسلیم کر لیتے ہیں۔ اور اپنے ان معنوں کی تردید میں خود کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اس حیرت انگیز انقلاب کا ثبوت ہمیں جناب مولوی صاحب کی تفسیر بیان القرآن جلد اول کے صفحہ ۱۱۹ پر ملتا ہے۔ جناب مولوی صاحب اس جگہ آیت اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم کی تفسیر میں آیت الذین انعم اللّٰہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء پیش کرنے کے بعد لکھتے ہیں:۔

"یہاں نبی کا لفظ آجانے سے بعض لوگوں کو یہ ٹھوکر لگی ہے۔ کہ خود مقام نبوت بھی اس دعاء کے ذریعہ سے مل سکتا ہے گویا ہر مسلمان ہر روز بار بار مقام نبوت کو ہی اس دعا کے ذریعہ سے طلب کرتا ہے یہ ایک اصولی غلطی ہے۔ اس لئے کہ نبوت محض موہبت ہے۔ اور نبوت میں انسان کی جدوجہد اور اس کی سعی کو کوئی دخل نہیں . . . . . دنیا میں کوئی شخص خدا سے التجائیں کر کے نہ پہلے نبی بنا نہ آئندہ بنے گا۔ بلکہ خود اللہ تعالیٰ اللّٰہ اعلم حیث یجعل رسالتہ کے ماتحت جب چاہتا ہے۔ کسی کو نبوت اور رسالت کے منصب پر کھڑا کر دیتا ہے"۔

پھر لکھتے ہیں "پس مقام نبوت کے لئے دعا کرنا ایک بے معنی فقرہ ہے۔ اور اسی شخص کے مونہہ سے نکل سکتا ہے۔ جو اصول دین سے ناواقف ہو"۔

جناب مولوی صاحب کی ۱۹۰۸ء کی تفسیر۔ اور بیان القرآن والی محولہ بالا تحریر میں جو تناقض ہے وہ ہر شخص ادنیٰ تامل سے معلوم کر سکتا ہے۔ حیرت ہے کہ وہی مولوی محمد علی صاحب جو ۱۹۰۸ء میں اھدنا الصراط المستقیم الخ کی دعاء سے یہ نتیجہ نکال رہے تھے کہ خدا نبی پیدا کر سکتا ہے مگر چاہیئے مانگنے والا۔ آج نبوت کے لئے دعاء کرنے کو ایک بے معنی فقرہ قرار دے رہے ہیں اور لکھتے ہیں۔ کہ یہ اسی شخص کے مونہہ سے نکل سکتا ہے۔ جو اصول دین سے ناواقف ہو۔ پھر وہ لکھتے ہیں کہ "یہاں نبی کا لفظ آجانے سے بعض لوگوں کو یہ ٹھوکر لگی ہے۔ کہ خود مقام نبوت بھی دعا سے مل سکتا ہے"۔

اب جناب مولوی صاحب فرمائیں۔ کہ جب یہ فقرہ وہ لکھ رہے تھے۔ کہ "خدا نبی پیدا کر سکتا ہے۔ صدیق بنا سکتا ہے۔ شہداء اور صالح کا مرتبہ عطا کر سکتا ہے مگر چاہیئے مانگنے والا"۔ کیا اسوقت آنجناب اصولِ دین سے ناواقف تھے۔ اس وقت تو آپ بڑے زور سے یہ فرما رہے تھے۔ کہ "اگر وہ مدارج جو منعم علیہ لوگوں کو ملے کسی دوسرے کو دے سکتا ہی نہیں تھا تو اس دعاء سکھانے کے کیا معنے؟" بلکہ آپ مخالفوں کے معنوں کے خلاف یہ لکھ رہے تھے کہ "خدا نبی پیدا کر سکتا ہے" مگر لاہور میں جا کر یہ آنجناب پر کیا انکشاف ہوا۔ کہ یکدم وہ معنے جنہیں آپ نے بڑے شدومد سے ثابت کیا تھا آپ کو غلط نظر آنے لگے۔ اور آپ نے خود اپنے ہی بیان کردہ معنوں کی تردید میں قلم اٹھا لیا۔ اور یہ بھی خیال نہ کیا۔ کہ یہ لکھ کر میں خود اپنی سابقہ تفسیر بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تفسیر کو بھی رد کر رہا ہوں۔ سچ ہے جب کسی کے خلاف کدورت پیدا ہو جائے تو پھر اس کی باتیں اچھی نہیں لگتیں۔ جناب مولوی صاحب کو کسی وجہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ سے کدورت پیدا ہو گئی۔ افسوس کہ اس کے نتیجے میں انہوں نے یہ نہ دیکھا کہ میں یہ لکھ کر دراصل خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی ہی تردید نہیں کر رہا۔ بلکہ اپنی سابقہ تفسیر اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیان کردہ تفسیر پر بھی ہاتھ صاف کر رہا ہوں۔

## مولوی صاحب تبدیلی کا صاف اعلان کریں

جناب مولوی صاحب موصوف میں ایک اور عجیب اور حیرت ناک بات بھی مشاہدہ میں آتی ہے۔ باوجود ایسی واضح اور تعجب انگیز تبدیلی کے وہ صاف اس امر کا اقرار کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے کہ انہوں نے اپنے عقائد میں کوئی تبدیلی کی ہے۔ چنانچہ اب بھی ان سے مجھے یہ توقع نہیں کہ وہ اپنی تبدیلی عقیدہ کا صاف اعلان کرینگے کیونکہ اس کے لئے بہت زبردست اخلاقی جرأت کی ضرورت ہے۔

## مقام نبوت کیلئے دعا بے معنی امر نہیں

جناب مولوی صاحب نے لکھا ہے کہ مقام نبوت کے لئے دعا کرنا ایک بے معنی فقرہ ہے اور ایسی شخص کے منہ سے نکل سکتا ہے جو اصول دین سے ناواقف ہو، جناب مولوی صاحب کی یہ بھی بھول ہے اور غالباً وہ اپنے غلط خیال کی رو میں بہ کر ایسے الفاظ لکھ گئے ہیں اور عواقب ان کی نظر سے اوجھل رہے ہیں۔ کیونکہ نبوت کے لئے دعا کرنا بے معنی نقرہ نہیں ہوتا اور ایسی دعا کرنا اصول دین سے ناواقف کا کام نہیں۔ کیونکہ اس قسم کا فقرہ ابو الانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام کے منہ سے بھی نکلا ہے۔ جب انہوں نے تعمیر کعبہ کے وقت یہ دعا کی ربنا وابعث فیہم رسولاً منہم یتلوا علیہم آیاتک ویعلمہم الکتاب والحکمۃ ویزکیہم انک انت العزیز الحکیم (پارہ اول رکوع ۱۶) کہ اے اللہ ان لوگوں میں انہیں سے ایک رسول بھیجو جو ان پر تیری آیات پڑھے اور انہیں کتاب و حکمت سکھائے اور انہیں پاک کرے بے شک تو غالب حکمت والا ہے۔ چنانچہ اس دعا کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے اور خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انا دعوۃ ابی ابراہیم میں اپنے باپ ابراہیم کی دعا ہوں۔

اسی طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ارسل الی ھارون کے الفاظ میں ہارون علیہ السلام کو نبوت ملنے کی دعا فرمائی اور اس کی قبولیت کی اطلاع کے طور پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ لقد اوتیت سؤلک یا موسیٰ۔ کہ اے موسیٰ تیری التجا مان لی گئی ہے۔ اب اگر نبوت کے لئے دعا کا فقرہ بے معنی ہوتا اور اصول دین سے ناواقفی ہوتی۔ یا دعا کے بعد نبوت کی موہبت ملنے کا خیال کوئی اصولی غلطی ہوتا جیسا کہ مولوی محمد علی صاحب نے لکھا ہے تو حضرت ابراہیم اور موسیٰ علیہما السلام جیسے اولوالعزم نبی کیوں نبوت کے لئے دعا کرتے۔ پس دعا کے بعد اگر کسی کو نبوت ملے تو اس سے نبوت کسبی شئے نہیں ہو جاتی دعا تو صرف اس موہبت نبوت کو جذب کرنے کا ذریعہ ہے۔ اگر مولوی محمد علی صاحب کے خیال کو درست سمجھ لیا جائے۔ تو پھر تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ہارون علیہما السلام کی نبوت کو بھی کسبی تسلیم کرنا پڑے گا۔ حالانکہ خدا تعالیٰ نے نبوت کو فضل یعنی موہبت قرار دیا ہے۔

## مولوی صاحب کی غلط فہمی

شاید جناب مولوی محمد علی صاحب کو یہ غلطی لگی ہے کہ اس دعا کے ذریعہ ہر شخص اکیلا بار بار اپنے نبی بننے کے لئے خدا سے دعا کرتا ہے۔ اگر وہ اس خیال پر ہیں تو یہ ان کی سراسر غلطی ہے۔ اھدنا الصراط المستقیم الخ کی دعا تو بصیغہ جمع ہے۔ نہ کہ بصیغہ واحد یعنی اللہ تعالیٰ نے اھدنا کا لفظ سکھایا ہے کہ ہمیں ہدایت دے نہ کہ اھدنی کہ مجھے راہ دکھا۔ پس یہ دعا بصیغہ جمع قومی دعا ہے۔ اور نبوت بھی قومی انعام ہے۔ شخصی انعام نہیں یعنی جب قوم میں کسی ایک شخص کو نبوت مل جائے تو سمجھا جاتا ہے ساری قوم کی دعا سنی گئی۔ اور سب پر انعام ہو گیا۔ پھر اس دعا میں محض نبوت ہی کا انعام نہیں طلب کیا جاتا بلکہ صدیقیت شہیدیت اور صالحیت کا بھی انعام طلب کیا جاتا ہے جو شخصی انعامات ہیں پس خدا نے ہمیں ایسی جامع دعا سکھائی ہے کہ اسکے ذریعہ قومی اور شخصی دونوں قسم کے انعامات کو طلب کیا جا سکتا ہے یہ جناب مولوی صاحب کو سخت غلطی لگی ہے کہ ہر شخص اپنے لئے علیحدہ علیحدہ نبوت کا طالب ہوتا ہے اگر جناب وی صاحب اس دعا میں ۱۹۱۴ء کی طرح تدبر سے کام لیتے تو کبھی بعد والا خیال جو ایک رو میں بہ جانے کی وجہ سے ان کے دماغ میں آ گیا ہے پیش نہ کرتے سبحان اللہ وہ زمانہ بھی کیا ہی بابرکت زمانہ تھا۔ جب کہ جناب مولوی محمد علی صاحب کا قلم ہر محل پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی ثابت کرنے کے لئے حرکت میں آتا تھا۔ اور وہ ہمیشہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دستدلالات کی تائید کے لئے تیار رہتے تھے۔ مگر افسوس کہ وہ زمانہ زیادہ عرصہ قائم نہ رہا اور جناب مولوی محمد علی صاحب کا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ سے نقار رکھنا انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مذہب عقائد اور استدلالات سے بالکل مخالف جانب لے گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

جناب مولوی صاحب آپ مہربانی فرما کر اپنے اور اپنے رفقاء کی حالت پر رحم فرمائیں اور پھر اپنے خیالات کی نظر ثانی کریں اگر آپ اس نیک کام کے لئے تیار ہونگے تو اللہ تعالیٰ ضرور آپ کی مدد کرے گا اور آپ کی ہدایت کا راستہ کھول دے گا۔ وما ذالک علی اللہ بعزیز۔ آپ کا خیر اندیش:۔

قاضی محمد نذیر لائل پوری از قادیان

## پتہ مطلوب ہے

سلطان احمد صاحب ولد میاں گل محمد صاحب ساکن ہنڈی کالو ضلع گجرات جو محمود آباد سندھ میں چک ۱۵/۴۷ ضلع شیخوپورہ اور اسرت سر میں رہ چکے ہیں۔ اگر وہ اس اعلان کو ملاحظہ فرماویں۔ تو خود اور اگر کسی صاحب کو ان کا پتہ معلوم ہو۔ تو وہ ان کے پتہ سے دفتر کو اطلاع فرمائیں۔ (سکرٹری [illegible] بہشتی مقبرہ)

## قادیان اور اس کے گرد و نواح میں سکنی اور زرعی اراضی

اس وقت خاکسار کی زیر نگرانی قادیان کے بعض نئے محلوں میں سکنی اراضی کے قطعات قابل فروخت ہیں۔ اور موقعہ کے لحاظ سے الگ الگ شرح مقرر ہے جو دوست قادیان میں مکان بنانے یا آئندہ نفع کے خیال سے سکنی اراضی خریدنے کے خواہشمند ہوں وہ خاکسار کے ساتھ خط وکتابت فرمائیں۔ انشاء اللہ انہیں ہر طرح فائدہ رہے گا۔ بعض شرائط کے ماتحت قیمت کی وصولی قسطوں میں بھی کی جاتی ہے۔ مگر قیمت بہر حال مقرر ہے۔ جس میں کمی بیشی نہیں کی جاتی۔ ہر کنال کے قطعہ کے ساتھ عموماً دو طرف راستہ لگتا ہے۔ اور چار کنال کے خریداروں کو چاروں طرف رستہ دیا جاتا ہے

اسی طرح ریلوے سٹیشن قادیان کے قریب پچاس فٹ چوڑی سڑک پر دوکانوں کے لئے بھی قطعات قابل فروخت ہیں۔ یہ جگہ گو فی الحال بازار کی صورت میں نہیں۔ مگر آئندہ چل کر بہت مرکزی جگہ بننے والی ہے۔ اور دور بین دوستوں کیلئے روپیہ لگانے کا عمدہ موقعہ ہے علاوہ ازیں خاکسار نے یہ بھی انتظام کیا ہے۔ کہ زمیندار اقوام سے تعلق رکھنے والے احباب کے لئے قادیان کے قرب وجوار میں زرعی اراضی خریدی جاتی ہے جو اس وقت زرعی ریٹ پر کافی سستی مل سکتی ہے۔ اور انشاء اللہ آگے چل کر معقول نفع دے گی۔ ایسے سودے اپنے انتظام کے ماتحت معمولی کمیشن پر کرا دیئے جاتے ہیں۔ اور ناواقف دوست بہت سے دھوکوں اور غلطیوں سے بچ سکتے ہیں۔ تفصیلات کے متعلق بذریعہ ملاقات یا خط وکتابت فیصلہ فرمائیں۔ فقط

خاکسار:۔ مرزا بشیر احمد قادیان

# ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

**لنڈن** یکم جون۔ فلینڈرز میں برطانوی افواج کی تعداد چونکہ اب بہت تھوڑی رہ گئی ہے۔ اس لئے حکومت کے احکام ماتحت لارڈ گارٹ ایک ماتحت جرنیل کو چارج دیکر آج صبح یہاں پہنچ گئے۔ ملک معظم نے آپ کو شرف ملاقات بخشا اور نائٹ گرانڈ کراس آف دی آرڈر آف باتھ کا اعزاز عطا فرمایا۔

**میڈرڈ** یکم جون۔ سپین کے اخبارات مطالبہ کر رہے ہیں۔ کہ جبرالٹر سپین کے حوالہ کیا جائے۔ ریسیوئل ہورکے پہنچنے پر یونیورسٹی کے طلباء نے برطانوی سفارتخانہ کے سامنے مظاہرے کئے اور جبرالٹر سپین کا ہے کے نعرے لگائے۔

**روم** یکم جون۔ اٹلی کے سرکاری اخبار نے لکھا ہے۔ کہ بحیرہ روم کے متعلق ہمارا مطالبہ قدرتی حق ہے۔ برطانیہ اور فرانس کا اس سمندر پر قبضہ از بعید از عقل بات ہے۔ یہ دونوں ملک اب تک اس مطالبہ کو ٹھکراتے رہے ہیں۔ مگر اب اسے اسلحہ کی طاقت سے منوایا جائیگا۔ ہم اپنے برطانوی اور فرانسیسی دشمنوں سے اس وقت تک لڑیں گے جب تک کہ کامل فتح نہ حاصل کرلیں جس لمحہ کا ہم پچاس سال سے انتظار کر رہے تھے۔ وہ اب آگیا ہے قیاس کیا جاتا ہے۔ کہ اٹلی ۱۴ جون تک جنگ میں کود پڑے گا۔

**لنڈن** یکم جون۔ دفتر جنگ نے اعلان کیا ہے۔ کہ شمالی فرانس میں لڑنے والی ہندوستانی فوجوں کا کافی حصہ انگلستان پہنچ گیا ہے۔

ممنوعہ تجارت پر برطانوی کنٹرول کے خلاف اٹلی کو جو شکایات ہیں۔ ان کے متعلق اس سے سمجھوتہ کے لئے حکومت برطانیہ نے ایک نمائندہ روم بھیجا تھا جس نے اسی ہفتہ واپس آکر رپورٹ دی تھی۔ کہ اٹلی کا رویہ تسلی بخش ہے۔ اور سمجھوتہ ہو جائیگا۔ مگر اب اٹلی نے فوراً اس گفتگو کو توڑ دینے کا اعلان کر دیا ہے اس کے نتیجہ کے طور پر فرانس سے جو گفتگو ہو رہی تھی۔ اسے حکومت فرانس نے ملتوی کر دیا ہے۔

سوویٹ گورنمنٹ نے برطانیہ کے ساتھ تجارتی معاہدہ کی بات چیت پر آمادگی ظاہر کی تھی۔ اور برطانوی حکومت نے سر سٹیفورڈ کرپس کو ماسکو بھیجنے کا فیصلہ کیا۔ مگر روسی گورنمنٹ نے لکھ دیا۔ کہ انہیں نہ بھیجا جائے۔ اور برطانوی سفیر مقیم ماسکو کے ذریعہ ہی گفتگو کی جائے۔

**شملہ** یکم جون۔ حکومت ہند نے ایک اعلان کے ذریعہ پبلک مقامات پر دشمن ممالک کا پروگرام سننے کی ممانعت کر دی ہے۔ پرائیویٹ جگہوں میں نہیں نیز اس افواہ کی تردید کی ہے کہ حکومت ریڈیو ضبط کرنے والی ہے۔

**لنڈن** ۲ جون۔ ایک فرانسیسی بیان میں بتایا گیا ہے۔ کہ برطانوی فوجوں کی فلینڈرز سے واپسی کامیابی سے جاری ہے۔ ڈنکرک کے علاقہ میں دشمن برابر حملے کر رہے ہیں۔ مگر ہماری فوجوں نے ایک بھی کامیاب نہیں ہونے دیا۔ کل تمام دن اور رات فوجیں واپس آتی رہیں۔ دوسرے محاذ پر بھی توپیں اور گولے برابر چلتے رہے۔ غیر سرکاری خبروں سے پتہ چلتا ہے۔ کہ جرمن پہلے سے زیادہ سختی کے ساتھ ڈنکرک پر گولے برسا رہے ہیں۔ اور اب وہ لمبی مار والی توپیں لے آئے ہیں۔ اور کوشش کر رہے ہیں۔ کہ ان سے بندرگاہ کو بالکل ملیا میٹ کر دیں۔ گولوں کا دھواں دھار مینہ برس رہا ہے۔ مگر اس کے باوجود فوجوں کی واپسی کا سلسلہ جاری ہے

برطانوی اخبارات نے لکھا ہے کہ جرمنی پر فتح پانے کے لئے ہمیں اور بھی زیادہ کوشش کرنی چاہئے۔ اب وقت آگیا ہے۔ کہ اتحادی حملہ میں پہل کریں۔ کارخانوں اور مزدوروں سے اپیل کی گئی ہے۔ کہ زیادہ سے زیادہ کام کریں۔ تا فلینڈرز میں جو سامان ہمارے ہاتھ سے نکلا ہے۔ اس کی تلافی کی جاسکے

ایسے انتظامات کئے گئے ہیں۔ کہ اگر جرمنی نے ہوائی چھتریوں سے برطانیہ پر حملہ کیا۔ تو اس کی بہت بری گت بنائی جائے گی۔

**واشنگٹن** ۲ جون۔ یہاں کے سرکاری حلقوں میں یہ خیال عام ہے کہ فلینڈرز کی لڑائی ختم ہونے پر جرمنی اور اٹلی صلح کی کوشش کرینگے مسولینی یہ الٹی میٹم دیدیگا۔ کہ یا تو صلح کی جائے۔ ورنہ اٹلی میدان میں آجائے گا۔ اور اغلباً وہ جرمنی کا ساتھ دے گا۔ سرکاری افسروں کا خیال ہے کہ اٹلی اپنی اور جرمنی کی طرف سے بعض شرائط پیش کرے گا ان کے ساتھ بعض شرائط مسولینی اپنی طرف سے بھی پیش کر دیگا۔ اور ساتھ دھمکی دے گا۔ کہ ان کے رد نہ کئے جانے کی صورت میں وہ جرمنی کے ساتھ مل جائے گا۔ مگر اتحادی ان شرطوں کو منظور نہیں کریں گے۔

امریکہ کے پریذیڈنٹ مسٹر روزویلٹ چاہتے ہیں۔ کہ اتحادیوں کی زیادہ سے زیادہ مدد کی جائے۔ اس لئے انہوں نے طیارہ ساز کارخانوں کو کام کی رفتار تیز کرنے کو کہا ہے۔ جرمنی اور اٹلی میں اس سے ایک اضطراب پیدا ہو رہا ہے

**بخارسٹ** ۲ جون۔ رومانیہ کے وزیر خارجہ نے استعفیٰ دیدیا ہے

**لنڈن** ۲ جون۔ کل رات بھر ڈنکرک سے اتحادی فوجیں برابر برطانیہ پہنچتی رہیں۔ ان میں سے بہت سی چند گھنٹے قبل دشمن سے گتھی ہوئی تھیں ایک برطانوی دستہ کیلے کے پرانے قلعہ میں ایک ہفتہ سے جرمنوں کا ڈٹ کر مقابلہ کر رہا ہے۔ کل جرمنوں نے جنوب مغربی فرانس میں جو حملہ کیا۔ اس میں ان کو ناکامی ہوئی۔ اور ان کے چار پانچ ہوائی جہاز تباہ ہوگئے۔

اٹلی کے وزیر خارجہ کے اخبار کے ایڈیٹر نے فوجوں کے نام ایک پیغام براڈکاسٹ کیا۔ جس میں کہا ہے کہ اٹلی کو اب دو وجوہ سے لڑائی میں شامل ہو جانا چاہئے۔ ایک وجہ تو اخلاقی ہے اور دوسری پولیٹیکل اٹلی ایک بڑا ملک ہے۔ اور اس لڑائی سے الگ نہیں رہ سکتا۔ جس کے نتیجہ میں یورپ کی آئندہ قسمت کا فیصلہ ہونا ہے۔ اگر وہ لڑائی میں شامل نہ ہوا۔ تو وہ یورپ کی چھوٹی قوموں میں شمار ہوگا اور یہ اس کے زوال کی نشانی ہوگی۔

**حیدر آباد دکن** ۲ جون۔ ریاست کے ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ ریاست کے وار ریلیف فنڈ سے برطانیہ کی ریڈکراس سوسائٹی کو چھ ایمبولینس کاروں کی خرید کے لئے ۳ ہزار ۳ سو پونڈ دیئے گئے ہیں۔

**لاہور** ۲ جون۔ آج مسلمان طلباء نے خاکساروں کی حمایت میں مظاہرے کئے۔ ایک جلوس نکالا اور جامع مسجد میں جلسہ کیا۔ مگر کوئی بدمزگی نہیں ہوئی۔ پولیس نے اس بازار کے ایک دوکاندار کو جس میں یہ مسجد واقع ہے۔ گرفتار کر لیا ہے۔ اس نے خاکساروں کو کھانے پینے کا سامان مہیا کیا تھا۔

خانیوال ضلع ملتان کے ریلوے سٹیشن پر پولیس اور خاکساروں میں تصادم ہوگیا۔ خاکساروں کا جتھہ ٹرین میں سفر کرتا ہوا جب اس سٹیشن پر پہنچا۔ تو پولیس نے اس سے کہا کہ گاڑی سے اتر آئے اور بیلچے حوالے کر دے۔ انکار پر پولیس گاڑی کے اندر چلی گئی جہاں لڑائی شروع ہوگئی ایک خاکسار مارا گیا۔ اور کچھ زخمی ہوئے۔ آٹھ پولیس کنسٹیبل بھی مجروح ہوئے۔ راولپنڈی میں بھی پولیس نے آج آٹھ خاکساروں کو گرفتار کیا۔

**لنڈن** ۳۱ مئی۔ سرکاری احکام کے مطابق برطانوی اخبارات اب کاغذ مقررہ مقدار میں ہی استعمال کر سکیں گے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ اخبارات کے سائز کم ہوگئے ہیں۔ اعلیٰ کوالٹی کا کاغذ استعمال کرنے والے گھٹیا کوالٹی استعمال کر رہے ہیں۔

# ارزاں واپسی ریل اور موٹر کے مشترکہ ٹکٹ

جو چھ ماہ تک کارآمد ہیں

از

## یکم اپریل ۱۹۴۰ء

## شملہ سے سرینگر (براستہ لاہور)

| | سکیم الف<br>براستہ راولپنڈی یا جموں (توی) اور واپسی سفر کسی ایک راستہ سے | سکیم ب<br>براستہ جموں (توی) اور بانہال اور واپسی اسی راستہ سے |
|---|---|---|
| اول | ۱۵۷-۹-۰ روپے | ۱۴۲-۱۲-۰ روپے |
| دوم | ۹۲-۵-۰ روپے | ۸۴-۱۵-۰ روپے |
| درمیانہ | ۴۳-۱۰-۰ روپے | ۳۱-۱۰-۰ روپے |
| سوم | ۲۴-۱۳-۰ روپے | ۲۳-۱-۰ روپے |

(ان کرایہ جات میں چار سو میل کا موٹر کا سفر بھی شامل ہے)

باتصویر پمفلٹ اس پتہ سے طلب کریں۔

**چیف کمرشل منیجر نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور**

---

دوائی اٹھرا

# محافظ جنین حب اٹھرا رجسٹرڈ

## اسقاط حمل کا مجرب علاج حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضؓ کے شاگرد کی دوکان سے

جن کے حمل گر جاتے ہیں۔ یا مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یا پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں۔ اکثر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز پیلے دست۔ قے ہیضہ۔ درد پسلی یا نمونیہ ام الصبیان پرچھاواں یا سوکھا بدن پر پھوڑے پھنسی چھپاکی خون کے دھبے پڑنا۔ دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ خوبصورت معلوم ہونا۔ بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دے دینا۔ اکثر لڑکیاں پیدا ہونا۔ لڑکیوں کا زندہ رہنا۔ لڑکے فوت ہو جانا۔ اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی مرض نے کروڑوں خاندان بے چراغ و تباہ کر دیئے ہیں۔ جو ہمیشہ ننھے بچوں کے منہ دیکھنے کو ترستے رہے۔ اور اپنی قیمتی جائداد یں غیروں کے سپرد کر کے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لے گئے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد حضرت قبلہ مولوی نور الدین صاحب رضؓ طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۱۰ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا۔ اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا۔ تا کہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ ۱ء مکمل خوراک گیارہ تولہ یکدم منگوانے پر گیارہ روپے علاوہ محصولڈاک

**حکیم نظام جان شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان**

---

# ضرورت رشتہ

ایک مخلص مبائع احمدی کو جو کہ سرکاری ملازم ہیں۔ اور اس وقت مبلغ یکصد روپیہ ماہوار تنخواہ پاتے ہیں۔ بوجہ پہلی بیوی سے نرینہ اولاد نہ ہونے کی وجہ سے رشتہ کے خواہشمند ہے۔ ضلع گجرات کے رہنے والے ہیں۔ مگر موجودہ حالات کے ماتحت مستقل رہائش قادیان میں رکھنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ جس کے لئے قادیان دارالرحمت میں زمین خریدی جا چکی ہے۔ ضرورت مند احباب مجھ سے خط و کتابت کریں

**احمد اللہ خان ہیڈ کلرک ملٹری ویٹرنری ہسپتال کوئٹہ**

---

اشتہار تقسیم

# بعدالت جناب سردار گوربخش سنگھ صاحب اسسٹنٹ کلکٹر بہادر

## درجہ دوم راجن پور

بمقدمہ سردار رحیم یار خان ولد سردار محمد حسین خان۔ سردار محمد عزیز خان پسران سردار ٹلو خان اقوام مزاری بالاچانی سکنائے روجھان تحصیل راجن پور ضلع ڈیرہ غازیخان۔

بنام

کھماں ولد سحاق۔ دینن ولد بہادر۔ خدا بخش ولد بخشو۔ الہ داد ولد میدان۔ جنگل ولد نور دین۔ مٹھو۔ لسکن۔ الہ بخش پسران گگن۔ کیسری ولد رکھیہ۔ بھرنگی ولد سبز علی۔ جیا۔ کھیہ پسران روندی کالو ولد ٹھالو اقوام بلوچ مزاری دنکانی۔ سردار غلام سرور خان ولد سردار جلب خان ذات مزاری بالاچانی سکنائے روجھان۔

### درخواست بمراد تقسیم اراضی

خسرہ جات نمبر ۴۳۰-۱ - ۵۴۱ - ۵۴۲ - ۵۴۴ - ۵۴۶ - ۵۴۷ - ۵۶۱ - ۵۶۷ - ۵۶۹ - ۶۶۱ تا ۶۶۴ کھتونی نمبر ۳۲۴ تا ۳۵۴ و ۳۵۴ کھاتہ ۲۴۳ مندرجہ جمعبندی ۳۷-۱۹۳۸ء موضع میرالپور برقبہ ۵۵ ماہ زیر دفعہ ۱۱۱ ایکٹ نمبر ۱۷ ۱۸۸۷ء

ہرگاہ مدعیان نے درخواست واسطے تقسیم اراضی بالا عدالت ہذا میں گذاری ہے۔ لہذا آپ جملہ مدعا علیہم کو بذریعہ اشتہار ہذا مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ مورخہ ۱۴/۶/۴۰ بمقام روجھان حاضر عدالت آکر پیروی کریں۔ ورنہ آپ کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاوے گی

**آج بہ ثبت دستخط و مہر عدالت جاری ہوا ۲۸/۵/۴۰**

(دستخط حاکم) (مہر عدالت)

---

# رشتے درکار ہیں

دو لڑکیوں کے لئے جو خوش سیرت و صورت خواندہ۔ اور امور خانہ داری سے بخوبی واقف ہیں۔ رشتے درکار ہیں۔ لڑکے مبائع احمدی۔ خواندہ بارو زگار۔ خوش اخلاق اور خوش صورت ہونے چاہئے۔ کشمیری بھٹی قوم سے تعلق رکھتے ہوں۔ اضلاع جہلم اور گجرات کو ترجیح دی جائے گی۔

**معرفت منشی فیروز الدین انجن شیڈ ریلوے۔ ملکوال ضلع گجرات**